Tibr-e-islam

www.KitaboSunnat.com

لَن يَجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

رسالہ

تبرِ اسلام

جس میں مہاشہ دھرمپال (نو آریہ) کے رسالہ "نخلِ اسلام" کا معقول اور مفصل جواب ہے۔

مصنفہ

مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) امرتسریؒ

الکتاب انٹرنیشنل

جامعہ نگر، نئی دھلی ۱۱۰۰۲۵

نام کتاب : تبرا اسلام بجواب نخل اسلام

مصنف : مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ

تقدیم : رفیق احمد سلفی

تعداد : گیارہ سو

ناشر : الکتاب انٹرنیشنل، جامعہ نگر، نئی دہلی۔۲۵

قیمت : -/45 روپے

ملنے کے پتے

- مکتبہ ترجمان، ۴۱۱۶ اردو بازار، جامع مسجد، دہلی۔۱۱۰۰۰۶
- دارالکتب السلفیہ، ۸/۴۲۵، اردو مارکیٹ، مٹیامحل، دہلی۔۱۱۰۰۰۶
- دارالمعارف، محمد علی روڈ، بھنڈی بازار، ممبئی
- مکتبہ معاذ، پتھرگٹی، حیدرآباد
- مکتبہ مسلم بربرشاہ، سری نگر، کشمیر
- مکتبہ نعیمیہ، صدر بازار، مئو، یو۔پی
- حکیم صدیق میموریل ٹرسٹ، جودھپور، راجستھان

بسم الله الرحمن الرحيم

تقدیم

الحمدلله رب العالمين والصلوٰة والسلام على خير خلقه محمد و آله وصحبه أجمعين ـ أما بعد!

ماضی قریب میں برصغیر میں اسلام اور مسلمانوں کے دفاع کے تعلق سے شیخ الاسلام علامہ ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ نے نصف صدی سے زائد عرصہ پر محیط اپنے مسلسل قلمی ولسانی جہاد کے ذریعہ ملت اسلامیہ کی جو وسیع اور ہمہ جہتی خدمات انجام دی ہیں معاصر علماء میں شاید ہی کسی کے حصے میں آئی ہوں آپ گنجینۂ علوم و معارف تھے آپ کی ذات بہت سی خوبیوں اور کمالات کا خزینہ تھی اسلامی علوم تفسیر وحدیث اور فقہ پر آپ کو پورا عبور حاصل تھا قادیانیوں، عیسائیوں اور ہندوؤں کے مختلف فرقوں کی مذہبی کتابوں پر آپ کی بڑی وسیع اور گہری نظر تھی اپنے عہد کے کامیاب ترین داعی ومجاہد اور مناظر ومتکلم تھے بقول سید سلیمان ندوی:

''اسلام اور پیغمبر اسلام کے خلاف جس نے بھی زبان کھولی اور قلم اٹھایا اس کے حملہ کو روکنے کے لئے آپ کا قلم شمشیر بے نیام ہوتا تھا۔''

بیسویں صدی کا ابتدائی عہد ہندوستانی مسلمانوں کے لئے بڑا صبر آزما عہد تھا مسلمان انگریزی حکومت کے جبر واستبداد کے شکار تھے بریلویت کا فتنہ زوروں پر تھا پورے ملک میں عیسائی مشنریاں سرگرم تھیں ہندوؤں میں ایک نیا فرقہ آریہ سماج کے نام سے وجود

آئیں گی میں ان پر عمل کروں گا۔ تم اپنے دین پر عمل کرنا آخر کار دیکھا جائیگا کہ اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔ چنانچہ اس اعلان کے بعد سب سے پہلی آیت جو جہاد ہاں پیارے جہاد کے متعلق آئی یہ ہے:

اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْاؕ وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرٌ (الحج:۳۹)

یعنی جن لوگوں (مسلمانوں) سے لوگ ناحق لڑتے اور انہیں تنگ کرتے ہیں انکو بھی اجازت دے گئی ہے کہ ہاتھ اٹھائیں یہ اجازت اسلئے ہے کہ ان (مسلمانوں) پر ہر طرح کے ظلم کئے گئے اور خدا ان کی مدد پر قادر ہے۔

یہ آیت ہے پہلی باقی سب آیتوں کی تفسیر اسی سے ملتی ہے اور مسئلہ جہاد کی تشریح اسی سے ہوتی ہے کہ جہاد کی اجازت مسلمانوں کو ظلم کیشیوں کی مدافعت کی غرض سے ملی تھی۔ لیکن بعد اجازت ملنے کے پھر مسلمانوں نے کیا کیا؟ اس کے بتلانے سے پیشتر مناسب ہے کہ قرآنی آیات کو ناظرین کے سامنے رکھدیں۔

سب سے پہلے ہم وہی آیت لیتے ہیں جو مرتد نے صفحہ ۱۱۶ پر لکھی ہے جس کو ہم نے بھی اوپر کے حوالہ میں نقل کیا ہے اس آیت میں مرتد نے اپنی بے ایمانی اور بددیانتی کا کمال ثبوت دیا ہے آیت کا ترجمہ ایسا کیا ہے جو نہ کسی مترجم نے کیا نہ مفسر نے لکھا نہ لغت عرب شہادت دیتا ہے نہ عربی صرف ونحو (گرامر) اجازت دیتی ہے۔ آیت کے الفاظ یہ ہیں۔

مَاكَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗۤ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِى الْاَرْضِؕ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ۖ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ (الانفال : ۶۸)

مرتد نے اس کا ترجمہ کیا ہے، قیدی لائے جائیں تو ان کو قتل کرڈالو اسلئے ہم مرتد کو چیلنج دیتے ہیں کہ اگر وہ اس ترجمہ کی تصحیح ہمارے سامنے بیٹھ کر یا تحریر میں باقاعدہ کردے تو ہم مبلغ پانچ سو روپیہ اس کے مشن کی امداد میں دیں گے۔ اگر نہ کر سکے تو صرف ایک اشتہار اپنی غلطی کا اس کو شائع کرنا ہوگا او ظالم! تو کیا جانتا ہے کہ قرآن مجید بھی وید کی طرح مردہ زبان میں ہے کہ دیانند کے ترجمہ

سے زیادہ ایک لفظ نہ بول سکو تف ہے ایسی لیاقت پر اور حیف ہے تمہاری دیانت پر۔

دیانندیو! ایسے ممبران آریہ سماج سے سماج کی بڑی نیک نامی ہوگی۔ مرتد کی اس قسم کی بددیانتیاں دیکھ کر خوشی ہوتی ہے کہ اچھا ہوا مسلمانوں میں سے ایسا بداخلاق نکل گیا۔ اب سنو آیت کا باقاعدہ صحیح ترجمہ آیت موصوف میں حتیٰ کا لفظ ہے۔ یہ اپنے ماقبل کی غایت (انتہا) ہوتا ہے۔ حتی سے ماقبل دو چیزیں ہیں ایک نفی (ما) دوسری منفی (یعنی کان) کچھ شک نہیں کہ آیت میں حتی نفی کی غایت ہے پس ترجمہ یہ ہے کہ کسی نبی کو لائق نہیں کہ اسکے پاس جنگی قیدی ہوں (مگر یہ نفی اس وقت تک ہے) جب تک وہ بذریعہ جنگ خونریزی نہ کر چکے۔ مطلب یہ ہے کہ نبی اور نبی کے تابعدار جنگ کے وقت بے وجہ کسی کو قیدی نہ بنائیں کہ ہم اس سے کچھ لیکر چھوڑیں گے۔ ہاں جب کوئی قوم بالمقابل لڑتی ہو اور خوب خونریزی کے بعد وہ ہتھیار ڈال کر قید میں آنا چاہیں تو ان کو قید کرلو۔ لیکن قید کرنے کے بعد ان سے کیا سلوک کرنا چاہئے۔ اسکا جواب معہ مزید تشریح کے دوسری آیت کرتی ہے پس وہ بھی غور سے سنو!

فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً (محمد:۴)

یعنی مسلمانو! جب تم کافروں سے میدان جنگ میں ملو تو ان کی گردنیں اڑاؤ یہاں تک کہ جب تم خوب ان کو قتل کر چکو یعنی غلبہ حاصل کرلو تو پھر ان کو قید کرلو اس کے بعد ان پر احسان کردو یا عوض لیکر چھوڑ دو۔ دونوں طرح جائز ہے۔ (مطلب یہ ہے کہ اگر دیکھو کہ احسان کرنے سے آئندہ کو فساد ہٹتا ہے تو احسان کرو اور اگر سمجھتے ہو کہ عوض سے ہم کو تقویت حاصل ہوتی ہے تو عوض لیکر چھوڑ دو قیدیوں کے قتل کرنے کا حکم قرآن شریف میں کہیں نہیں اگر مرتد یا کوئی آریہ تمام قرآن شریف میں سے ہم کو ایک آیت بھی دکھادے تو مبلغ پانچ سو اس کو نذر کریں۔

سماجیو! متکلم کے خلاف منشا کلام کے معنی کرنے والے کے حق میں تمہارے سوامی نے جو فتویٰ دیا ہے تم کو یاد ہے۔ سنو ہم سناتے ہیں: